رباعیات انیس و دبیر

جسمین

ہندوستان کے اِن دونوں مشہور قادر الکلام معجز بیان
سخنوروں کی غزائیہ اور اخلاقی رباعیات کا قابل قدر انتخاب ہے

مرتبہ و منتخبہ

جناب مولوی محمد معین خان صاحب رسوا شاہجہانپوری

عبدالعزیز خان پبلشر کے اہتمام سے

کارخانہ عزیزی پریس آگرہ میں چھپا

علی جان پرنٹر

سید... متھروی

دیباچہ

اقسام نظم مین رباعی ایک مشکل قسم ہے اِس کے لکھنے مین شاعر کو جو دشواری پیش آتی ہے اوس کو اہلِ کمال ہی خوب جانتے ہین - غزل قصیدہ مخمس مسدس وغیرہ کا میدان فکر کیواسطے بہت وسیع اور اختیاری ہے مگر رباعی کے چار مصرعون مین بڑے بڑے مضامین کی گنجایش مختصر اور کثیر المعنی الفاظ مین پیدا کرنا بندش اور نشست کی خوبیون سے آورد کو آمد کا ہم پایہ بنانا بڑے قادر الکلام اور کہنہ مشقون کا کام ہے مضمون خواہ اخلاقی ہو یا عزائیہ یا نیچرل ہو یا شاعرانہ اگر آراستگی کے ساتھ رباعی کے لباس مین ہو قیامت سے کم نہین اوسکی برقی اثرات کو کسی باذاق دل سے پوچھیے -

میر انیس اور میرزا دبیر سے قبل شعراء اردو کے کلام مین رباعیات بہت ہی کم نظر آتی ہین جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ میر صاحب اور میرزا صاحب کے پیشتر اساتذہ نے یا تو اِسطرف توجہ ہی نہین کی یا رباعی مین اظہار خیال کی دقتون کو دیکھکر طبع آزمائی سے کنارہ کشی کرتے رہے ہین یہ کہنے مین بھی

تامل نہین کہ جب سے اردو شاعری نے ہندوستان مین رواج پایا ہے
اوسوقت سے لیکر موجودہ زمانہ تک اگر بے نظیر انتخاب کلام اردو کا کل ذخیرہ
دیکھا جائے تو رباعیات مین سب سے بڑا اور قابل قدر انہین دو بزرگون
کا حصہ ہوگا۔

میر صاحب اور مرزا صاحب کے کلام مین جو خصوصیات ہین اون کے
دکھانے مین اہل لکھنؤ بھی خامہ فرسائی کرکے ضرورت سے زیادہ حق جانب
داری ادا کرچکے ہین اس لئے ہم کوئی طرفدارانہ پہلو اختیار کرکے مقابلہ اور
موازنہ کی بحث کو چھیڑنا ایک انتخاب کرنیوالے کے منصب کے خلاف سمجھتے
ہین اور اس کے ساتھ ہی ان دونون بزرگون کے صاحب کمال اور
نادر الخیال ہونیکا بھی ہم اعتراف کئے بغیر نہین رہ سکتے یہ دوسری بات ہے
کہ میر صاحب کے کلام کی مقبولیت کا درجہ خاص نظرون مین کچھہ زیادہ ہو مگر یہ
بھی ہم ضرور کہین گے کہ جو میدان میر صاحب کے توسن طبع کا جولان گاہ تھا
اوسمین بمقابل بنکر قدم رکھنا اوس زمانہ مین صرف مرزا صاحب مرحوم
ہی کا کام تھا۔

مشہور تو یہ ہے کہ ان دونون بزرگون کا سبت سا کلام طبع نہین ہوا

جس قدر مطبوعہ ملتا ہے اوس کے ترتیب کچھ باقاعدہ نہین عزائیہ رباعیات
کے علاوہ اخلاقی نعتیہ یا اور مختلف مضامین پر جو رباعیان ہین وہ بھی مجموعہ
مراثی کے ساتھہ منضبط ہین جسکی وجہ سے کل مجموعہ زیادہ تر مرثیہ خوانون ہی
کے ہاتھہ مین رہا اس کی نہایت ضرورت تھی کہ یہ بیش قیمت مضامین سخن
شناس نظرون کے سامنے ایک مختصر اور منتخب صورت مین پیش کئے جائین
فارسی مین جس خصوصیات کی وجہ سے رباعیات عمر خیام کو مقبولیت
کا درجہ ملا ہے اوسی انداز کو اگر بہ نظر شاعرانہ مضامین کی ندرت کے ساتھہ
فصاحت اور بلاغت کو ملحوظ رکھکر تلاش کیا جائے تو جہان تک ہمارا خیال
ہے اسی کلام پر اہل فن کی نگاہ پڑیگی۔

ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ملک کے لکچرار اور واعظ اپنے بیان
کو موثر بنانے مین ہمیشہ اس سے مدد لیتے رہین گے۔ اور مرثیہ خوان مجلس
عزا مین حاضرین کے دلون کو گداز کرنے کے لئے اوسکو ایک یقینی
ذریعہ سمجکر اپنا جزو جان بنائین گے۔

ہمارا ارادہ ہے کہ مرزا صاحب اور میر صاحب کے سلامون کا بھی
اور اوسی طرح نوحہ جات اور مرثیون کا جداگانہ انتخاب کیا جاوے

انتخاب مراثی کا جو طریقہ ہمارے خیال مین ہے انشا اللہ وہ نہایت پسندیدہ ہوگا - جس کو ہم بہت تھوڑے عرصہ مین قدر دانون کے سامنے پیش کرنے کا دعوی کرتے ہین -

منیجر عزیزی پریس آگرہ

یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ع

ہر برگ سے قدرت احد پیدا ہے
ہر پھول سے صنعت صمد پیدا ہے

سینہ بشر کا وہ محیط ذخار
ہر ایک نفس سے جزر و مد پیدا ہے

اہل ادراک کو شوق تحریر میں چھپے
اب عجم نہیں پیچھے اپنی صدر میں چھپے

زینت جو ہوئی زیب کھلا خلد کا در
خندان خندان جو ادھر میں چھپے

کانوں میں صدا حرفِ پریشانی ہے
دیکھا جدھر آنکھ اٹھا کے ویرانی ہے
مشکل ہے علاجِ دردِ افضل
یاں خاک بسر محمد افضل پشیمانی ہے

لاریب بہشتیوں کا مرجع ہی رہا ہے

سب جس میں ابر سے گل و سمن ہوا ہے

دیکھو گور ان مومنوں سے ہے رضوان کی ضیا

ان سے ہی ابر کے رنگ و مرقع بنا ہے

احباب کا وقت سہارا ہی تو ہے
بزرگوں کی سچی یاری ہی تو ہے

ہم کو جو ملا ہے چمن صبا فرزانوں کی
قسمت سے ملی عجب شب بہاری تو ہے

ہمان جو پیش غم عاشقی ابو جاتے
ہم ان آنکھوں سے بجالی ابو جاتے

جو دن پیں ان چیروں پکین باہم
یہ دن سخت گھر سے پکین ان دالی ابو جاتے
پتاج خصیص دوان کی دالی ابو جاتے

سرگرم مدح ہیں جو زمیں کی براجی ہیں

کام آئے زباں وہی کی تداجی ہیں

یا رب بہ میری عرض کے شغل فن

یہ جاں ہیں ان سے عمل کی تداجی ہیں

پیمان ان کو کس سے جو پیمان دان کا ہو
جگر کو کیا گلہ اپنے لب آتش کا ہو

تشنہ لب جو جب سے پہنچی پیا
دونا قطرے پئے ہے پیاس کا ہو

جب دین ان کو فراق روح و تن میں ہو گا
شکر خدا اس انجمن میں ہو گا ہو گا

نازاں نہ ہو ارجنت و زمیں پر غافل
اک روز یہی جسم کفن میں ہو گا

ہو اسیرِ پنجۂ مرجاں شرف میں پاؤ گا
جو جا معدن ان میں دُرِ صدف میں پاؤ گا

شرف میں یکہ نیر جبیں کرو روشن اے
جو جا شق حیدر انجب میں پاؤ گا

کھینچے ہوے سر کو تو کمان پھرتا ہی
پیری میں یہ شکل نوجوان پھرتا ہی

وہ صحبت جہان کا اسقدر تنگ ہے وحشی
ہمرہ ہے زمین پہ آسمان پھرتا ہی

مرتے ہیں انیس کفن نہیں ہوگا
وہ روضۂ سلطانِ زمن میں ہوگا

جب گلزار کربلا میں ڈھونڈیں
بلبل کا مزار بھی چمن میں ہوگا

بتی بھی ابیو بین بیتن تپ
تی تستی دوہ آکوہ بان بیتن تپ

اسکی آبیتن بپن
ستکھوان دسے کا آسکو آبیتن تپ
زوینین لوازے تپ تیبین پھی

یکتا گہر و قبلۂ امم است حسین ع

سردارِ امم بیکس تشنہ لب است حسین ع

جب سر داد و قدم نکشید از رہِ عشق

حقا کہ شہیدان بہ سر آمد است حسین ع

واعظ یہ جو عیب بیکسان مرا سکا ہون
پیتا ہو جو بیدار حرام اس کا ہون
وپیچھین سے کیسنین تو کیسہ نگار نہیں
فیض کا جو سودائی غلام اسکا ہون

رعب شعر و بیاں سے تھراتے ہیں
سب طرز علامانہ بیاں لاتے ہیں
ادائیں جو بیاں کریں نغمہ خاں نہیں
آتی ہیں وہ جواب سب علما آتے ہیں

شاهان جهان بسی بین گداست حیدر
بر آیکرم درست بیناست حیدر
یعقوب و خلیل و یوسف و آدم و نوح
بس کس بیش نبین کام است حیدر

ہر ایک قدم پہ تیرِ نشانہ بنا ہوا
گلزار میں ہے تیرا آشیانہ بنا ہوا

سرمست ہیں جو ساقیٔ کوثر سے
رنگین ہیں قلب پیمانہ بنا ہوا

خاموشی میں یاں لذتِ گویائی ہے
آنکھیں جو ہیں بس میں بینائی ہے

نہ دوست کا جھگڑا نہ دشمن کا فساد
راحت ہی عجب گوشۂ تنہائی ہے

ہے شکایت کو وقت ساز و مینا لے کر آیا ہو
بہانہ مرنج و دینے کا لے کر آیا ہوا

تماشا عصا ہوئے تیری رسا کا
طلب اسے بیداد مرلے کر آیا ہو

سینے میں پھر دردِ شکستہ رہ گیا آئی

جو ہوا اس کاروان میں دو رہائی آئی

پیچھے قافلے سے راستا نہیں

اے عمر ترا انتظار کیا آئی

قطرہ میں بیتاب ہے جسکے وہ دریا ہے علی

پنہاں ہے کبھی نگاہ سب سے اعلیٰ ہے علی

پیدا ہے کہ جس سے سارا جہاں پیدا

اللہ اللہ ایسا سب سے ہے علی

سو ابجو دیان طلعت قدرت نے پایا

کیہ نے شیتی وفت کاری نے پایا

گودی بین نی باپ نے گھر تے لگ

لے نو دی ضا نے گھر نے پایا

سبب کوردیکی افندینک آبادی

بیتاب ترک مصطفی کامل ثناوی

افندی جلال اعلا عملی

اضنام کروا سن نامرز یادی

ای وقت سحر درد و حسرت افزودی باز

هر دل مصروف جستن فرمودی باز

بر آنکه در ثنای شاه نجف

بهر آنکس لب بفتح و فیض گشودی باز

تا غنچه است شاخ گل بر روی گلستان نرگس

بادا ز طراوت است شمشاد بخت

بادا ز طراوت جانشین ناصر دین

حسب الامر [illegible] سلطان

بر آن طبع [illegible]

عرفان تصدیق حجت ہے ساری

ایمان نور محبت ہے ساری

دوزخ بری عداوت علی کا بدلا

فردوس ابتدا الفت ہے ساری

عباس سا صف شکن نہ ہوگا کوئی

اکبر سا بھی گلبدن نہ ہوگا کوئی

۲

گردن پہ کھا کے تیر لب نہ ہلے

اصغر سا بھی کم سخن نہ ہوگا کوئی

گر دوستی علی میں مرجاوینگے
بگڑے ہوئے سب کام سنور جاوینگے

جس وقت کہیں گے کہ یا شیر خدا
جوں برق صراط سے گذر جاوینگے

پیا ہے آتش طالب کو پایا
اپنی ہی غرض کا سب کو پایا
۵
مطلوب بلا ابن ابی طالب کو پایا
جب شاہ عرب بوتراب کو پایا

گردون پیالہ کش ہین نوخوان حیدرؑ
دارائی ہین مصروف بیان حیدرؑ

انکھین ہین سب انجم نہیں ما ستم آرا
روئے زمین جمع شیعیان حیدرؑ

روتے ہیں فریاد و بکا کرتے ہیں

کیا صبر اے مردو کرتے ہیں

۲

اٹھارہ برس بالا کی جب کو بیتے ہیں

اس پیٹ کو اماست پیدا کرتے ہیں

باتیں تھیں یا اسکی سب تری

عمر کیا یا ہمیشہ پیتے ہیں بے مہ نداری ۲

بیقرینہ ہے سے تری زیبائی

بچپن میں سال چھوٹی صغرا نے تری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جبین نازنین حسن زروی الالا کرده مهر پیدا
بنام کارسر سر این نکو اسم آمد پیدا

ز شمع چهره یکسر تن بسیر صفا
بنیش ات استکار سر انجام پیدا

مونہہ ڈھکے سامنے زاری ہے
روو اب وقت اشکباری ہے

فاطمہ سے آ کے کہتی ہیں مجلس میں
اب کہیں سکیں انتظاری ہے

چھپا ہوا تمام کو عروج کرتا ہوں میں
وقف اپنی زندگی کو کرتا ہوں میں

اللہ سے لو لگی ہوتی ہے میری
اور سب سے دم بدم واسطہ رکھتا ہوں میں

ماه تابان بچهری سودای تو شفقت تیری
افروزان بچراغ غضب از حسرت تیری

جنت انعام کرم کرد و دوزخ بین جا
و داد جهنم ز برای بجهید عدالت تیری

بہتر نہیں عیب سے عبادت میری
لطف و کرم و عطا کی عادت تیری

صحرا ہیں اگر عصیاں میرے
دریا ہے اگر رحمت تیری

فرصت کوئی با عیش زمانے میں

بیگانے راحت بیگانے میں

تھا کب پیا نوازیو وا ستی

جنت انہیں اتکوں سے لبالب میں

روئے زمین پہ یہ جو ہیں سب تو تماشائی
ہر اک ہے غزالانِ ادا اہل سے تماشائی

حیلہ گر ہیں بھی یہاں ہیں مجلسیں ادا جے سو دو
اب بادہ صنم کا بھی ہے سب تو تماشائی

جب خامۂ شاہ خوش اقبال آیا
اعدائے شہیدوں کا عجب حال کیا

گھوڑے دوڑا کے چاندنی نیزوں پر
سبزے کی طرح گلگوں کو پامال کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہم ہے روئے جہاں عجب تلاطم بپا ہوا ہے آج
سب اہل دین و دنیا میں تقوی کی شمع سر بسر ہوئی ہے آن

چاہئیں کہ سب گروہ اہل شرع سب کا
امن سے بیٹھیں منظور کا جھگڑا ہوا ہے آج

اے یارو محرم کا مہینا آیا
سب عیش تباہ و بے سینا آیا
کیا پیچ پڑے بحر غم کے اُڑاؤ آگے
احمد کا تباہی میں سفینا آیا

عصیاں سے کبھی ہم ہوا جب سب [illegible]
ٹھکرائی کیوں اپنی پھر سیاہ روی

سچ غم نہیں یا رب پہ گزرا ہے صراط
سنتے ہیں یاد [illegible] یاں رہے ہے

[illegible]

رباعیات قدیم

رحمت کا تری امیدوار آیا ہوں
منھ ڈھانپے کفن میں شرمسار آیا ہوں
آنے نہ دیا بار گنہ نے پیدل
تابوت میں کاندھے پہ سوار آیا ہوں

جاہم کو دوانہ غم سے نزار دیتے ہیں
سو بار تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

سنا دوست کو قید اس سینہ میں کیا
قیدی کو سر میں چھڑا دیتے ہیں

جاروضمیر بین یار باب بوطابی

دهاوچ بین الاجواب بوطابی

جلبابی جوتسب ترقب سرحیدیر یحیح حاح بی

وده صج کرواقتاب بوطابا

چھیڑنے دو مئے منزل نے کیا کیا بخشی
قطرے سے طلبگار کو دریا بخشی

قربان مروت علی وقت اذیت
قابل سرکوبی پشت ست گوارا بخشی

یا شاه نجف مالک کرسی شده‌ای

در علم الهی بسی آگه شده‌ای

بیا بنشین [illegible] وزیر است [illegible]

اسد [illegible] بعد [illegible]

نہ بیشتر ستم کہاں جلا ہے
روشن ہوئی دیپ سے بیابان جلا ہے

نغمہ ہے کس جانب سے کوئی تو جدا ہے
پھر شمع جلانے کو وہاں جلا ہے

بار دو عالم ز نشیب بدن فرا آورد

او ز فاطمه کس از روح فتح آورد

یا ز نبیین شیخ حبیب آسمان پیر

پیش تنگ حسینی ماند

بیخ اسلام سے ابن اسد ترا آیا ہے
دریا بیچ تیا بیون سے نقیب ترا آیا ہے

مشتاق سخن سے طلب آتی ہے
لو مے پیتے کو دیتا ترا آیا ہے

جب دل میں محبت ولی پیدا ہو
سر تا بقدم نور ازل پیدا ہو

بے پیچ قلم سے معنی بیت اکبر
مضمون نئے حسن سے بے بدل پیدا ہو

بن بن سے ہم ابار آئی دیپ
پھر چشم کی مین نہ سمائی دیپ

جس طرح گرایا تھا دیو خیبر کو
نظروں سے اوسی طرح گرائی دیپ

چاہیں جو علی یاس کو امید کریں
مُردے کو مسیحا سی جاوید کریں

ذرّے کو فلک فلک کو عرشِ اعظم
تارے کو قمر قمر کو خورشید کریں

زینب نے کہا قصہ یہ کیا ہوتا ہے

اس وقت جو غل ان بین ان میں سوا ہوتا ہے

وہ بولیں کہ میں دیکھ کے آئی ہوں ابھی

تن سے سر شبیر جدا ہوتا ہے

رباعی بے نقط

اعدا گواہ و ورد حسن اسم کمال اللہ

حکو اس اسکا و ہر حال اللہ

واسکا راہ سر عالم ہوا حد

طہ لا معصوم کار و مال اللہ

چاہیں جو علی گدا کا سلطان ہو جا
دیکھیں جو سوئے صحرا تو گلستان ہو جا

مجبور کو مختار کریں قادر ہیں
گر مور کو چاہیں تو سلیمان ہو جا

اقلیم جو اس پیچ و دی نے لوٹا
اور تیشہ صبر ایک عمر نے لوٹا

چھپا اور جب وہ دیکھ کے حسین پیشانی سے
تا ناک کے جھٹ بیچ نے چھوٹا

عین ہے عین عبادت کا سرانجام ترا

سر جھکانا ہے سرِ اسلام ترا

الم و دالم ہے [illegible] آرزو بندہ

ہے یاد اور پیارا [illegible] ہے

صبح ہے شام ہے کیا خوب علی نام ترا

سید محبوب

دل خون جو ہوا ان سے وہ ہوا جاتا ہے

بے روئے نہیں اب ہم سے رہا جاتا ہے

پھر روز وہ آتے ہیں کہ کربلا کی جانب

سینوں کا تو قافلہ چلا جاتا ہے

کیفیت و کمالات زمانہ

یہاں تک دولت ترقی زمانہ

اور ترقی اقبال سے تقسیم پنجاب

بنیاد سے جان سے دائم

مجموعۂ کائنات ہے اسرار سخن
ماثور ہے دل سے کیا ہی دل آویز سخن

یہ صاحب ذوالفقار دنیا سے اٹھا
داماد رسول حق کا تاثیر سخن

قالب کا ثبات کیا ہے اگر جاں نہیں
جس میں گر نہیں عقل وہ انسان نہیں

بیکار ہے زہد و دوازدہ و صوم و صلوٰۃ
گر حب علی نہیں تو ایمان نہیں

دربارِ جنابِ مصطفیٰ کو دیکھا

ان آنکھوں سے شانِ کبریا کو دیکھا

فردوس بریں میں بھی نہیں ہیں ایسی

جنت کی بہار آکر دیکھا

چھوڑا ہے جھوٹ جتیو نگیں
گذرا جہاں سے شمس و نگیں

اس ہی پیں کرائے تو یہی اصوات دو
پیچھے نگیں ہے آبرو نگیں

حاصل ہوئی جہان میں یکتائی مجھ کو
تصنیف سے کیونکر ہو جدائی مجھ کو
آقا کا تو سب آزاد وسیلہ ہے
درکار ہے قنبر کی غلامی مجھ کو

چه کنی فی الفور ده سبب دین بعید
الا که حسین تشنه لب دین بعید

ما شود اسـ حکم تفاوت یزید
سبب قتل حسین سبب دین بعید

رئی ہیں گلا کاٹتی کس جان کا ہے
ایک نہیں طور پہ ایمان کا ہے

ماسک سے کھینچی گئی تو جو ہر اب
ہمیں نیند ہے سے بھان کا ہے

کہتی تھی سکینہ قتل بابا دیکھا
بیٹا اصغر کا ہائے لاشہ دیکھا

زندان میں پھپھی اور طمانچے کھائے
اس تین برس کے سن میں کیا کیا دیکھا

پایا ہے عجب جوش ذاتِ ہُو نے یہیں
مانند جرس شغائیں دیں ذاتِ ہُو نے یہیں

جو چھاتا رہا دین پہ جادو سے نام
گوشے کئے سارباں ساداتِ ہُو نے یہیں

کہا بیگ کہ ایک سوار اصفہان زینب
پیادے ہیں سب باہم قرآن زینب

سپاہیں کہ تا کہ خدا نگاہدار است
سیاہ پہ کہ ہے باہم عزیزان زینب

پاداری تھی کہ لگے تاج جب زینبؑ
تیغ نے کہا سب ہم سے چھینا زینبؑ

پیاری تھی بہن ایسی کہ مرتے تھے
دو بار کہا تا ماں نے زینبؑ زینبؑ

شہ کے تھے عباس سا جو نہ رہا
کیا تھکے دل پہ قابو نہ رہا

سب دست گئی تاب و توان شبیرؑ
اوس ہاتھ سے کیا جو کہ بازو نہ رہا

بندہ و بیم رحمت حضرت باری کا ہے

شعور اب سبز گلزاری کا ہے

دل ہے جو فضائے سرفرازی کا ہے

تیغ بے نیام خاکساری کا ہے

اس نظم کو دعویٰ ہے کہ جنت بیں ہوں
ہر نسخہ بہیں روان کہ جنت بیں ہوں

از ہیم داغ حسین

کہتا ہے یہ دل سے
گنجینۂ منظومات رنگین بیں ہوں

دل خون ہوا حسین کہتے کہتے
ہو جان فدا حسین کہتے کہتے

تا مرگ ان زبان سے نکلے یہی صدا
مرجائیں یا حسین کہتے کہتے

سال آئندہ میں کیا جانے کیا ہونا ہے
دولت اہل عزا آنکھ کا رونا ہے

یاد بیداد اسیران زینب کی گر روز زنداں ہیں
بے ردا ہوتوں کو بھی چشم یک سونا ہے

جب تشنہ دہن امام دیں کو مارا
غل تھا کہ شہ عرش نشیں کو مارا

میکال کا نوحہ تھا ستمگار و لعیں
شہزادۂ جبریل امیں کو مارا

رومال نہ اشکوں سے بھگونے پاتے
مونہہ آب گہر سے بھی نہ دہونے پاتے
کیا جلد ہوا ماہ محرم آخر
جی بھر کے حسینؑ کو نہ رونے پاتے

جب نظر لطف کی پتیتی سرین
اون اعلی سب اون کی تیتی سرین

جب گن کو چاہین وہ بناوین پاپین
جب خط کو چاہین ابی سرین

مظلوم نہ شاہِ بحر و بر سا ہوگا
یتیم نہ یتیموں کا یوں کبھی بے پرسا ہوگا

پیاسا رہے کربلا میں جیسے حسین
یوں گھر بھی پانی کو نہ ترسا ہوگا

ای خالق ذوالفضل که هم رحمت

ای دافع هر رنج و الم رحمت

سبقت ز تو بر ابدا غضب بر رحمت آری

زین جاست که گفت است کم رحمت

نیران کو میں جو تیز میں مرطا ہے تیں
فردوس میں پیش کش لائے گل طا ئیں

برگشت علی کی راہ نجیب کر طرح
عقد سے جو بہ اراعوان سے تیر کی طا ہیں

جو حکیم فراست سے شتر دیجیاوہ ہوا
اس غلغلہ جب سے زمانہ اٹھا ہوا

جنبش بن نہ کسی طرح یونہی نیچا وہ جی
تیتے یار ار نہ خضر اوہ ہوا

مال و زر و فرزند و حشم [illegible] بیاید

[illegible] تمکین طلب و [illegible] بیاید

عقل و هنر و [illegible] پارسی [illegible]

[illegible] بپیش [illegible] و [illegible] بیاید

عزت ہے اِہی یار وفا شناس کے لئے

محبوب بنوں شاہ و گدا سب کے لئے

کھپاؤں طلبین نوراہ معوال این طلبین

کھپا کھپ جب او کھین نو فطا سب کے لئے

گو صورتِ دریا ہمہ تن جوش ہیں ہم
لب جنبش ہیں چشمہ تہِ آب خاموش ہیں ہم

[illegible] میکش آیا
ساقی [illegible] ہیں ہم

اصغر سے اشتعل فغاں رکھتے ہیں
زینت ہیں اور سے شاہ زماں رکھتے ہیں

جلالی سے آبروئے صونا جنگ
حضرت میر سے جیکی لیاں رکھتے ہیں



